اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی-

نمبر ۳۴ | مطبوعہ ۲۱- اگست ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ ۱۱۱؍

ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ ۱۲؍

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ ۲؍

" ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

"تو کبتک ہمارے دل کو ادھر میں رکھیگا اگر تو مسیح ہی تو ہمیں صاف کہدے" یوحنا ۱۰- ۲۴- یہہ ایک نہایت سنجیدہ اور ضروری سوال ہی جو اٹھارہ سو برس سے زیادہ گذرے یہودیوں نے یسوع ناصری سے جبکہ وہ عید تقدس کی تقریب پر یروسلم میں ہیکل کے اندر سلیمان کے اُسارے میں پھرتا تھا کیا- جب ہم ان لفظوں پر (ہمارے دل کو ادھر میں رکھیگا) غور کرتے ہیں تو یہہ حالت جو اُسوقت مسیح کی نسبت یہودیوں کی تھی کیسی خوفناک معلوم ہوتی ہی! قوم یہود کی تمام دینی و دنیوی بہبود اور قومی سرفرازی و اقبالمندی کی علی العموم اُمیدیں صرف مسیح موعود کے ساتھ وابستہ تھیں۔ خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ یہودا سے سلطنت کا عصا جدا ہونے اور حاکم اُسکے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہنے پر تھا اور نبوتوں اور پیشین گوئیوں کے مطابق اور نیز آثار و اطوار زمانہ پر نظر کرنے سے سبھوں کی آنکھیں اُسکی انتظاری میں لگی ہوئی تھیں لیکا یک ایک گلیلی ناصری امی نجار پیشہ شخص کا ناصرت کے عبادتخانہ میں کھڑا ہو کر یسعیاہ نبی کی کتاب سے یہہ پڑھنا کہ "خداوند کی روح مجھہ پر ہی اسلئے مجھے مسح کیا کہ غریبوں کو خوشخبری دوں مجھکو بھیجا کہ ٹوٹے دلوں کو درست کروں قیدیوں کو چھوٹنے اور اندھوں کو دیکھنے کی خبر سناؤں اور جو بیڑیوں سے گھایل ہیں اُنہیں چھڑاؤں اور خداوند کے سال مقبول کی منادی کروں" کیسا عجیب اور حیران کرنیوالا منظر تھا! کیا یہہ امر قابل افسوس نہیں کہ وہ اپنوں پاس آوے اور وے اُسے قبول نہ کریں وہ اپنے فوق الخلقت کاموں سے اپنی مسیحائی کو ثابت و ظاہر کرے اور وے انہیں بعلزبول کی مدد سے منسوب کریں اور باوجود اُسکی معصومیت و نکوئی کے مقر ہونے کے اُسکے الٰہی دعووں کی تردید کر کے اسپر کفر گوئی کا فتویٰ لگائیں اور کسی صورت سے مطمئن نہ ہو کے اُسے گھیر کے سوال کریں کہ "تو کب تک ہمارے دلوں کو ادھر میں رکھے گا اگر تو مسیح ہی تو ہمیں صاف کہدے"؟ کیا اُس نے اپنی مسیحائی کا اظہار و اقرار کبھی کسی موافق و مخالف کے روبرو مہمل طور پر مغلق الفاظ میں کیا؟ ہرگز نہیں- اُسنے اُنکو صاف صاف کہا مگر وے اُسپر ایمان نہ لائے اور اقرار نہ کیا کہ وہ مسیح ہی- وے پہلے ایکا کر چکے تھے کہ "اگر کوئی اقرار کرے کہ وہ مسیح ہی تو عبادتخانہ سے نکالا جاوے"- پس اُن کے دلوں کا ادھر میں رہنا کسکا قصور ہی؟ بیشک اُنہیں کا قصور ہی کیونکہ وے آدمیوں کی عزت کو بہ نسبت اس عزت کے جو خدا سے ہوتی زیادہ عزیز رکھتے تھے- اس زمانہ میں ہزارہا آدمی ہیں جنکے دل مسیح کی نسبت ادھر میں ہیں- لیکن اس افسوسناک حالت میں مبتلا رہنے کا باعث اگر وے غور کرینگے تو اپنے دل ہی میں پائینگے نہ کہ باہر +

در ریویو لاؤ دو تین چھوٹے اُردو ٹریکٹ جو لاہور دیو بدھان پریس میں طبع ہوئے ہمارے پاس بہراد ریویو پہنچے ہیں جنہیں ایک ٹریکٹ جسکا نام "آریہ سماج اور اسکے بانی کیطرف سے دنیا کے مختلف مذاہب کی بیعزتی" اور دوسرا موسوم بہ "دیانندی فرقہ کی مجرمانہ کارروائی" ہے۔ ہم نے اول الذکر کو آخر تک بغور پڑہا اور افسوس کے ساتھ کہتے ہیں کہ فی الحقیقت سوامی دیانند جی نے سیتارتھ پرکاش میں مختلف مذاہب کے ہادیان کی تحقیر و توہین کرنے میں کچھ کمی نہیں کی اور اُنہوں ہی کی تقلید پر دیانندی مصنفوں اور لکچراروں اور مناظروں نے وہ طریقہ سخت کلامی نسبت دیگر مذہبوں کے جو نہایت افسوسناک ہے اختیار کیا ہے کیونکہ اُستاد کی تعلیم کا اثر شاگرد پر ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی صاحب اپنے کو ایسا بڑا عالم و دانا جانتے تھے کہ گویا اُنکی مانند روے دنیا پر نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا اور اِسی خام خیالی نے انہیں اسقدر بے لگام کر دیا کہ کسی کو بھی ریفارمران گذشتہ سے انہوں نے اچھوتا نہ چھوڑا اور جو دل میں آیا اُنکی نسبت لکھہ اور کہہ دیا۔ ذہنی ریفارمروں کا اسطریق پر کارروائی کرنا قابل افسوس امر ہے۔ بابو کیشب چندر سین آنجہانی ہادی برہمو سماج نے کسی مذہب کے معلم و ہادی کی کبھی بیعزتی نہیں کی اور نہ کسی مذہبی کتاب پر ناجائز حملہ کیا بلکہ جب کبھی ذکر کرنیکا موقع ہوا اُنہوں نے خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کیا۔ ایڈیٹر راجپوتانہ گزٹ کا یہہ لکھنا کہ اگر دیانندی لوگ اپنے موجودہ طریقہ سخت کلامی کو ترک نہ کریں تو کامیابی کی اُمید نہ رکھیں بہت ہی درست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اُنکو اپنے طریق تحریر و تقریر کو تبدیل کرنا اُنکی طبیعت کے خلاف ہے۔ بقول آنکہ "تراود حکنم انچہ درآوند ولست" پس وے ایسا کرنے میں مجبور ہیں ہم اِن چھوٹے ٹریکٹ ہائے مذکورہ بالا کے پڑہنے اور خریدنے کے لئے جنکی قیمت برائے نام ہے ہر ایک اُردو خوان کے لئے سفارش کرتے ہیں +

مسیحی اُردو شاعری

ابھی تک جسقدر دیسی مسیحیوں کا شمار اِس ملک میں بمقابلہ ہندوؤں اور محمدیوں کے کم ہے اُسیقدر اُنمیں شاعر بہت تھوڑے ہیں۔ فن شعر گوئی ایک ایسا کام ہے جسکی تعلیم و تعلم کے لئے کوئی مدرسہ و مکتب قایم نہیں کیا جا سکتا اگرچہ قواعد عروض کی بعض کتابیں (سو بھی بہت کم) موجود ہیں مگر اُنکے پڑھنے پڑھانے سے کوئی شخص شاعر نہیں بن سکتا۔ نصیر آباد و راجپوتانہ کے برگزیدہ مشنری ولیم مارٹین صاحب مرحوم کا قول ہمیں یاد ہے جو اُنہوں نے ایک تذکرہ پر فرمایا کہ "شاعر پیدائشی ہوتے ہیں" اگرچہ ہم بھی اِس قول کو تسلیم کرتے ہیں تو بھی اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اگر طبیعت موزوں ہو اور ابتداے انسان کو نظم خوانی میں مشاقی اور اِس قسم کی صحبتوں میں رہنے سہنے کا اتفاق رہے اور کچھہ غور اور فکر اسکام میں کرے تو شعر گوئی ناممکن امر نہیں ہے۔ اگرچہ شعر گوئی کے لئے علم کا ہونا ضروری ہے تاہم یہہ علم کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ کبھی کبھی مطلق اُمّی آدمی شاعر سُنے گئے ہیں۔ شاعروں کی طبیعت بچپن ہی سے موزون ہوا کرتی ہے جیساکہ ذکر ہے کہ میر انیس لکھنوی کا لڑکا جسکی عمر چھہ سات برس کی تھی اپنی بکری کو مرا ہوا دیکھکر روتا ہوا باپ کے پاس گیا اور کہنے لگا ابا جان

اس عالم فانی سے سفر کر گئی بکری
آنکھیں تو کھلی رہگئیں اور مر گئی بکری

دیکھئے بچپن ہی سے کیسی موزون طبیعت تھی۔ لیکن یہہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ ایک شاعر کا قول ہے۔

شعر ناگفتن بہ از شعرے کہ باشد نادرست
بچہ نازادن بہ از شش ماہہ افگندن جنین

ناموزون نظم نویسی سے نثر نویسی بہتر ہے۔ شاید کوئی کہے کہ مسیحیوں کو شعر گوئی کی کیا ضرورت ہے؟ بڑی ضرورت ہے کیونکہ اُنکے مذہب میں گانا بجانا الٰہی عبادت کا ایک طریقہ ہے۔ نثر عبارت گانے میں نہیں آسکتی۔ لیکن نظم ایک دلکش و پسندیدہ لَے میں گائی جا سکتی ہے۔ اور بہ نسبت نثر کے زیادہ موثر ہوتی اور زیادہ یاد رہ سکتی ہے۔ مسیحی شاعر کو واجب ہے کہ نظم بنانے میں دعا کے ذریعہ خداوند سے توفیق و مدد عنایت ہونے کے لئے استدعا کرے کہ وہ اپنی روح پاک کے وسیلے عمدہ مضمون اُسکے دل میں ڈالے اور اپنی جلالی باتوں اور کاموں کے موزوں کرنیکی طاقت و لیاقت بخشے۔

راجپوتانہ

ہونہار و مٹینگ و رہاک

پادری فرانسس اشکرافٹ صاحب ایم۔ اے مشنری الور +

دوسرا گھر ایک عمر رسیدہ سکھہ سپاہی قدیم ملازم راج کا تھا۔ یہہ شخص ایک بلند و بالا خوشرو اور معزز مشرقی جنٹلمین کا عمدہ نمونہ تھا۔ اور ایک مبالغہ آمیز خوش خلقی کے ساتھہ جو ہماری مغربی نظر میں عجوبہ معلوم ہوتی ہے اُسنے بیان کیا کہ اُسکے گھر پر جانے میں میرا سر نیچا لیکن اُسکا رمان تک بلند ہوا اور کہ جو کچھہ اُسکے پاس ہے وہ سب میرا ہے۔ نجات کی ضرورت اور معنوں میں دیر تک گفتگو ہوتی رہی جسکے حق میں اُسنے اپنے گرو نانک فرقہ سکھہ کے بانی کی دیسی ہی ایک بانی جیسی کہ میں نے انجیل سے اقتباس کی تھی پیش کی۔ اُسکے تمام انتخاب نظم میں تھے جنسے مجھے خیال گذرا کہ اگر اناجیل کا ترجمہ منظوم ہو تو کسقدر مفید ہوگا اگرچہ نثر کی سادگی مسیح کی زندگی کے بیان کی حقیقت کے لئے بہتر ہے۔ وہ اصرار کرتا تھا کہ سب مذہبی معلم یکساں تھے اور سب کے سب آسمانی راہ بتلاتے تھے پس اِس موقع پر میں نے اُس فرق کو جو اُسکے اور میرے معلم کے درمیان تھا اُسپر ظاہر کرنیکی کوشش کی کہ اُسکے گرو نے راہ بتائی لیکن میرا گرو خود وہ راہ ہے +

تیسرا گھر ایک نوجوان جَینی شخص کا تھا جو اپنے دیوان

کی مستقلال کے ساتھہ سب کے برابر کرشن کی حمایت کرتا تھا اگرچہ ہر دو سے صریحاً ناواقف تھا۔ جبکہ یہاں اکثر لوگ ہمارے جواب میں کہتے ہیں اُسنے کہا کہ جسطرح انگریزوں کے لئے عیسی مسیح اوتار ہو اُسیطرح رام اور کرشن ہندوں کیواسطے ہیں۔ اس بات نے مجھے مسیح کے ساتھہ اُن مشہور دیوتاؤں کا جنکی زندگی کے حالات بہ نسبتکدر دیوتاؤنکے ان لوگوں کو زیادہ معلوم ہیں مقابلہ کرنیکے لئے موقع دیا ہے کرشن کے عہد طفولیت اور جوانی کے شرمناک چال چلن کا ذکر کیا اور اُسکے اس گناہ کی نہایت عجیب حمایت میں نے ایسا جواب اس سے پہلے کبھی نہیں سُنا فی الحقیقت یہہ حمایت وعذر پنڈتوں کا نہیں لیکن عوام کے ایک جاہل وکیل کا ہے۔ میں اُسکا بیان اُس اخلاقی خرابی اور ضمیر کی مُردگی کے گہراؤ کو ظاہر کرنے کے لئے کہ جسکے ساتھہ ہمکو جنگ کرنا پڑتا ہے کرتا ہوں۔ اس بیباک حمایتی کے بیان کے بموجب گوالیوں کی وے جوروئیں جنکے ساتھہ کرشن نے گناہ کیا اگلے جنم میں راکشس تھے جنہیں ایشر نے نیست و نابود کر دیا۔ ایسا کرنے میں اُسنے اُنسے اپنے ساتھہ آیندہ خوشی کا وعدہ کیا تھا اور اس لئے اُنہوں نے گوالنوں کا جنم لیا اور اُسنے اُنکو خوش کرنے اور تسلی دینے کے لئے کرشن کا روپ دھرا۔ اس نوجوان سے گذرکے بیٹے اُسکے بھائی سے جو میرے بیبل کلاس کا ایک طالب علم تھا بیبل کی کہ کیا یہہ عمل خدا کے لائق ہے۔ ہمارے تعلیمی کام کی نسبت خواہ کچھ ہی کہا جائے لیکن بیبل کی روزانہ تعلیم خدا کے حق میں ایسی بداخلاق رائے کو غیر ممکن کرتی ہے۔ کرشن کے گناہ کی اس برہمن کی تفسیر کو سننا ہمارے ناظرین کے لئے قابل غور ہے۔ یہہ ایک تمثیلی بیان نرگن اور سرگن حقیقی اور مجازی کا ہے۔ ظاہری دنیا یا مایا کی یہہ تبدیل ہونیوالی ہزاروں شکلیں ہیں جسمیں گوالنیں کرشن کی جوروئیں ہیں۔ اور کرشن غیر مبدل حقیقت اُنکے اندر تھہ میں ہے ✢ (باقی پھر)

مُراسلات

مُحصنات

ہم معتقد دعوئی باطل نہیں ہوتے
سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتے

ہمارے ناظرین میں سے اکثر مولوی حافظ محمد نذیر احمد خان صاحب بہادر کے نام نامی سے واقف ہونگے۔ جوکہ مراۃ العروس و بنات النعش و توبۃ النصوح کے مصنف ہیں۔ صاحب موصوف لٹریچر میں لاثانی ہیں۔ اور بیشک جو کچھ لکھتے ہیں۔ پُرمطلب و پُرمعنی تحریر فرماتے ہیں۔ اُنکی تحریرات میں صرف ایک ہی کسر ہے۔ کہ اُنکی تصنیفات محمدیوں اور صرف محمدی عورات ہی کیواسطے مفید ہیں۔ دیگر مذاہب کی عورات کو اُنسے چنداں فائدہ نہیں پہنچتا۔ خیر ہمارے اندھے مُلک کے واسطے یہہ بھی غنیمت ہے۔ کہ اپنے ہی ہم مذہبوں کی بہتری کیجانب لوگ رجوع کرتے ہیں مسیحی مصنفوں کیطرح اُنکی تصنیفات فایدہ عام کیواسطے نہیں۔ کیونکہ مسیحی جو کچھ لکھتے ہیں۔ اُس سے اُنکی غرض کل مذاہب کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی ہوتی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں ہم اگر محمدیوں کو مطعون کریں تو ہماری غلطی ہے۔ کیونکہ وہ معذور ہیں۔ اُنکے نصایح کی تمام جڑ قرآن اور احادیث ہے۔ جو کسیطرح کل بنی آدم کے اخلاق اور روحانی بہبودی کے واسطے مفید نہیں۔ آخر جو کچھ اُنہوں کو لینا ہے اسی میں سے لینا ہے۔ مگر مسیحیوں کی تصنیفات کا ماخذ انجیل مقدس ہے۔ جو تمام دُنیا کی اقوام کے واسطے الہی نعمت ہے ان مسیحی تصنیفات کی بدولت دیکھئے کسقدر فایدے ہمارے ہی مُلک کو پہنچ رہے ہیں۔ اگر ۵۰ برس پیشتر کی محمدی تصنیفات کو حال کی تصنیفات سے مقابلہ کرکے دیکھو تو زمین آسمان کا فرق ہے۔ سبب اس کا یہہ ہے کہ انجیل کی روشنی نے اُنکو اپنی کتابوں کی اصلی بُرائی اور تعلیم کی خرابی اور نقص دکھا دیئے ہیں۔ وہ دُنیا کی خاطر نہ اُسے قبول کر سکتے ہیں اور نہ اپنے پُرانے وطیرہ کو چھوڑ سکتے ہیں۔ اسلئے نئی روشنی اور تعلیم سے اُنہی اپنی ناقص بنیادی باتوں کی تفسیر اپنے خیالات الہٰی حال کی عقل کے مطابق کرتے ہیں۔ اور اُنپر وہ حاشئے چڑھاتے ہیں جو خود موجدوں کو بھی معلوم نہ تھے۔ اگر ایشیائی محاورہ کے مطابق یہہ کہیں کہ اُنکے مُلک کو بھی آگاہی نہتھی تو بیجا نہ ہوگا۔ مثلاً جہاد۔ غلامی۔ تعداد ازواج وغیرہ۔ اب اگر ان تینوں مسئلوں کی نسبت اصل قرآن اور حدیثوں کو دیکھا جاوے۔ اور حال کے تعلیم یافتہ مولویوں کے اُنپر حاشئے ملاحظہ کئے جاویں۔ تو پھر پتہ لگ سکتا ہے کہ راست و باطل کیا ہے۔ خیر اُن باتوں کو چھوڑکر اسوقت ہم صرف آخری بات تعداد ازواج کو دیکھتے ہیں۔ کہ اسپر حال کے مصنف کیا رائے دیتے ہیں ✢

یہہ تو ظاہر ہی ہے کہ قرآن میں لکھا ہے کہ نکاح کرو تم اُنسے جو تمہیں اچھی لگیں عورتوں میں سے دو دو اور تین تین اور چار چار اور اگر تم کو ڈر ہو کہ ہم عورتوں کے حق میں انصاف نکر سکینگے تو اُنمیں سے ایک بس ہے۔ دو دو اور تین تین اور چار چار جتنی تمہاری خوشی ہو نکاح کرلو۔ اگرچہ آگے چل کر انصاف اور برابری شرط لکھی ہے۔ مگر عام اجازت ہے۔ اسی مسئلہ تعداد ازواج پر مولوی نذیر احمد صاحب نے ایک فسانہ نسانہ مبتلا کے نام سے لکھا ہے۔ اسمیں تعداد ازواج کی برائیوں کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ گویا تصویر کھینچ کر دکھا دی ہے کہ ایک سے زیادہ بیوی کا رکھنا بربادی خاندان و مال و متاع ہے۔ اسی قصہ میں ایک جوان سید مبتلا کا حال بیان کیا ہے۔ کہ وہ دوسری بیوی کرکے کسطرح برباد ہوا۔ اور کیونکر خاندان کا خاندان تباہ ہوا۔ خوب قصہ لکھا ہے۔ لیکن اگر یہہ

اُن عورات کے درمیان پڑ جاوے جو ایک شوہر کے گھر میں بہت ساری ہوں۔ تو آخر نتیجہ کیا نکلیگا۔ اگر یہہ کتاب نوابوں کے محلوں میں درس دیجاسے تو خوب ہو۔ مگر کون ایسا کریگا۔ کرے بھی تو فایدہ کیا ہوگا۔ اب یہہ برابری اور انصاف جو شرط ہی۔ اول تو اُسپر توجہہ نہیں کی جاتی اور جو کوئی کرتا بھی ہی۔ تو عام معنی لیتے ہیں۔ کہ کھانے پینے کی برابری باری مقرر ہو۔ اور بس۔ غالباً یہی معنی مُصنف قرآن کا بھی مطلب ہوگا۔ کیونکہ اُنہوں نے نہ صرف زبان سے کہا۔ بلکہ عملاً دکھا دیا۔ کہ کسطرح بہت بیویوں سے سلوک کرنا چاہئے۔ اور محمد صاحب کے خصائص تو خاص ہی تھے۔ جیسا اُنکی کتابوں میں لکھا ہی۔ تاہم مصنف مبتلا کے قصہ کے بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت کے تعدد نکاح سے بھی بہت خرابیاں واقعہ ہوئیں۔ چنانچہ صفحہ ۴۹ سطر ۷ یوں تحریر ہی کہ امہات المومنین یعنی پیغمبر صاحب کی ازواج طاہرات میں باوجودیکہ دنیا کے عیش و آرام کسی کو میسر نہ تھے۔ (خلاف واقعہ) تاہم فقر و فاقہ میں بھی باہم ویسے ہی محاسدات تھے۔ جیسے سوکنوں میں ہوتے ہیں۔ اور ہونے چاہئیں سُنّی شیعہ کا تفرقہ جو تم دیکھتے ہو کہ دونوں گروہوں کا خدا ایک رسول ایک قرآن ایک اور پھر آپسمیں اس درجہ کی عداوت۔ اگر سچ پوچھو تو متفرع ہی اُنہی محاسدات پر وغیرہ اب اس فقرہ سے جو ہم نے اقتباس کیا۔ صاف ظاہر ہی کہ محمد صاحب بھی انصاف نہ کرتے تھے۔ جب انصاف نہیں تو ظلم ہوا اور یہہ گناہ ہی۔ پس حضرت کے اقوال و افعال ہر دو ناقص عام انسانوں کیطرح تھے۔ یہہ باتیں ان محمدی مصنفوں کو معلوم کہاں سے ہوئیں۔ اگر گذشتہ زمانہ کے محمدی مصنفوں کی تصنیفات دیکھو۔ تو ان باتوں کا پتہ بھی نہ لگیگا۔ یہہ انجیل ہی کی طفیل ہی کہ اُنکو اپنی بھلی باتیں اب بُری معلوم ہوتی ہیں۔ اور اُن بُری باتوں کو شکر لپٹی گولیوں کیطرح بھلی کر رہے ہیں۔ خیر کچھ ہو صاف ظاہر ہی کہ ہندوستان میں انجیل بہت کام کر رہی ہی۔ قرآن اور محمد سے یہہ بات نہیں نکل سکتی۔ کہ تعدد ازدواج شرعاً و عقلاً ناجائز ہیں۔ یہہ صرف انجیل کی طفیل اور خداوند یسوع مسیح کی تعلیم کی بدولت ہی۔ شائد متعصب محمدی اس حقیقت سے انکار کرینگے۔ مگر اس بات کی گواہی مسیحی ممالک اور محمدی ممالک سے بخوبی مل سکتی ہی۔ مسیحی ممالک سے شہنشاہ روس و شہنشاہ جرمن سند ہیں۔ محمدی ممالک سے خدیو مصر اور شاہ روم۔ یہہ تو ملکی بادشاہوں کا ذکر ہی۔ دین کے خادموں سے ایک پادری اور ایک کوئی مولوی ڈھونڈ لو۔ ہم اپنے ہی مُلک سے سند پیش کرتے ہیں ہمارے پیارے اور بزرگ پادری پرکنس صاحب اور محمدیوں سے فاضل اجل مولوی فلاں* صاحب ❊

حاصل کلام یہہ کہ تعدد ازدواج درحقیقت بہت بُرا ہی۔ اور گناہ ہی۔ اس رسالہ کو دیکھنے سے اسبات کی اصلیت بخوبی کُھل سکتی ہی۔ محمدی عورات کی تعلیم کے لایق ہی۔ ہر ایک محمدی عورت کے ہاتھہ میں اسکی ایک ایک جلد ہونی چاہئے۔ ہمارے عنوان کا شعر اسی کتاب کے ٹائیٹل پیج پر لکھا۔ نہایت خوب اور موزوں ہی۔ بالکل سچ ہی کہ ع سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتے بیشک جو لطف اور مزا جوڑے میں ہی کمبخت بھیڑوں کے ریوڑ میں کیا خاک لطف ہوگا۔ خانہ خراب اور زندگی برباد ❊

مسیحی بھائیو آپکی کوشش ہندوستان میں بیکار نہیں ہمت کرو۔ لڑائی کرو۔ خدا مدد کرے۔ ہند کو فتح کر لو محمدی بھائیوں سے التماس ہی کہ وہ بھی حق و باطل میں امتیاز کریں ❊

راقم
واعظ

* نام لینے سے شاید کوئی بُرا مانے سلئے نام نہیں لکھتے۔ ایک کا کیا ذکر ہی بیسوں نام بتا سکتے ہیں ❊ واعظ

انجیلی پہلی بشارت

نمبر چہل و دہم

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۳۶ جلد ۱۸)

یہہ بات قبول کر کے کہ الہام یعنی خدا کی مرضی کا کشف بائبل یعنی عہد عتیق و عہد جدید میں مندرج ہی سوا بائبل کے اور کسی کتاب یا کتب میں موجود نہیں ہم اب الہام کا کچھہ تھوڑا سا ذکر کرینگے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس بات کو نہایت قوی دلایل سے ثابت بلکہ کامل تحقیقات کے بعد ثابت کر دیا ہی کہ سوا بائبل کے اور کوئی کلام الہی نہیں اور چونکہ ہمارا مقصد اور مطلب نہیں کہ اس جگہہ بائبل کے الہامی ہونے کے ثبوت میں دلایل پیش کریں اور چونکہ ہمارا مضمون بہت طول پکڑتا جاتا ہی اور اسلئے کہ اس دعوے کی نسبت اور بہت اور عمدہ تر دلایل کتابوں اور تصانیف موجود ہیں جو چاہے اُنکے مطالعہ سے اپنی تسلی و تشفی کر سکتا ہی اور چونکہ ہم اس اتنی بڑی نجات اور انجیلی بشارت کو مد نظر رکھتے ہیں لہذا اُن دلیلوں سے قطع نظر کر کے ہم اُن باتوں کا اظہار کرینگے جو ہمارے مضمون سے متعلق ہیں اور وہ الہام میں موجود ہیں۔ ہم اس بات کے قایل نہیں ہیں کہ خدا نے کوئی کتاب یا کتب خود آسمان پر لکھکر یا لکھوا کر اور تیار کر کے کسی خاص شخص پر نازل کر دی بلکہ ہم مانتے ہیں کہ خدا نے خاص اشخاص کو خاص وقت اور خاص جگہہ اور خاص مطلب کے لئے برپا کر کے اپنی پاک روح کے وسیلے ملہم کیا یعنی اپنی مرضی کا کشف اُنکو بخشا کہ اُسکو ظاہر کریں۔ پس وے روح القدس کی تاثیر سے غلطی اور سہو سے محفوظ ہو کر روح کے بلائے بولتے تھے اور بعض مخصوص نے اُس کشف کو تحریر بھی کیا چنانچہ اُنکی کتابیں ابتک ہمارے پاس موجود ہیں۔ روح القدس نے اُن کو خدا کی مرضی کا

کشف بخشا مگر وے اشخاص اپنی زبان و طرز و محاورہ میں بولتے اور لکھتے تھے غلطی و سہو و دروغ اور کمی و بیشی اس کشف میں نہ ہوتی تھی کہ روح القدس اُنکی حفاظت کرتی تھی۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ وے خود بھی اپنے پیغام کو صاف اور واضح طور سے نہیں سمجھتے تھے مگر جسطرح روح نے تحریک کی وے ویسا ہی بولتے اور تحریر کرتے تھے۔ الہام میں تین اقسام کی باتوں کا ہونا ضرور ہی یعنی تاریخی معاملات اور تعلیمی باتیں و مسائل اور نبوت و پیشینگوئی کے حوادث اور یہہ تینوں بائبل میں موجود ہیں۔ پھر جسطرح ہم نیچر خلقت میں روز مرّہ دیکھتے اور معلوم کرتے ہیں کہ کوئی چیز فورًا ایک دم میں یک لخت کامل اور پوری نہیں ہوجاتی بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج ترقی پذیر ہوکر درجہ بدرجہ بڑھکر کمالیت کو پہنچتی ہی مثلاً سورج چاند فورًا اپنی پوری روشنی نہیں دیتے بلکہ رفتہ رفتہ۔ دریا پہلے ایک چھوٹا سا نالہ ہوتا۔ تمام نباتات پہلے ہی کمالیت کو نہیں پہنچتے مگر رفتہ رفتہ انسان بھی پہلے چھوٹا بچہ ہوتا ہی پھر رفتہ رفتہ پورے قد اور عقل کا آدمی ہوجاتا ہی غرض جسطرح نیچر خلقت میں ہر شی بتدریج کمال کو پہنچتی ہی ویسے ہی خدا کی مرضی کے کشف کا حال ہی یعنی پہلے دھندلا سے پھر رفتہ رفتہ زیادہ زیادہ روشن و صاف ہوتا گیا یہانتک کہ کمالیت کو پہنچ گیا۔ اس سے ہرگز کوئی یہہ نتیجہ نہ نکلے کہ الہام کے کسی درجہ میں نقص تھا ہرگز نہیں چونکہ خدا کامل و راست ہی اسکا الہام بھی بے نقص اور راست ہی مگر باعث یہہ ہی کہ جیسا زمانہ اور جیسا آدمی کا علم و تہذیب ویسا ہی الہام یا یوں کہیں کہ جسقدر الہام اوسیقدر روشنی و علم و تہذیب اگر تھوڑا الہام ہی اپنے درجہ میں بے نقص و راست ہی اگر زیادہ ہی تو اپنے درجہ میں بے نقص و راست ہی یہانتک کہ تمام درجوں کا بے نقص اور راست الہام مگر ایک بے نقص اور راست اور کامل الہام ٹھہرتا ہی پس نتیجہ نکلا کہ اگرچہ الہام میں بہت سے اور مختلف اشخاص کی تصانیف ہوں سب میں نسبت اور موافقت لازم ہی اور یہہ نسبت و موافقت بائبل میں موجود ہی۔ جن جن ملکوں پر سورج زیادہ چمکتا ہی یا جو جو ممالک سورج کے زیادہ نزدیک ہوتے جاتے ہیں وے زیادہ روشن و گرم ہیں اور جن جن پر سورج کی روشنی کم پہنچتی ہی یا جو جو سورج سے دور رہتے ہیں وہاں روشنی و گرمی کم ہوتی ہی نظام شمسی کا یہی حال ہی ایسا ہی الہام کا کام ہی جنکے درمیان الہام نازل ہوا یا جو لوگ اسکے زیادہ نزدیک تھے وے اور قوموں کی نسبت زیادہ منور و مہذب اور جنپر الہام کی روشنی نے کم طلوع کیا یا کیا ہی نہیں وے کم منور و جاہل و وحشی رہے۔ ایک بات کو یاد رکھنا ضروری امر ہی کہ الہام کی محافظت کے لئے لازمی ٹھہرتا ہی کہ الہام کا بخشنیوالا یعنی خدا ایک خاص قوم کو دنیا کی باقی قوموں میں سے چیدہ و برگزیدہ کرے اگر ایسا نہ کرے اور الہام سب کے حوالے کردے تو حفاظت معدوم ہوجاتی ہی کہ اسپر وہ مثل صادق آویگی کہ "سب کا کام کسی کا کام نہیں" یعنی جس چیز یا بات یا فعل کے سب ذمہ وار ہیں اسکا کوئی ذمہ وار نہیں ٹھہرتا مثلاً اگر ایک شہر میں سب آدمیوں کو شہر کے نگہبان و محافظ تصور کریں تو نتیجہ نکلیگا کہ اُس شہر کا کوئی محافظ نہیں پس لازم و واجب ہی کہ خدا الہام کی حفاظت کے واسطے کسی قوم کو مخصوص کرے اور یہہ چیدگی و برگزیدگی اُسکی مرضی پر منحصر ہی جسکو چاہے اس کام کیواسطے علیحدہ کرے کہ وہ مالک ہی کسی کا حق نہیں کہ اُسکا حق مارا جاتا ہی البتہ الہام کی قربت اور نزدیکی اور حفاظت میں ذمہ داری نہایت بھاری ہی کہ الٰہی قاعدہ اسپر صادق ٹھہرتا ہی کہ جتنا کسی کو بخشا گیا اُتنا ہی اُس سے طلب کیا جاویگا کہ جسنے اپنے مالک کی مرضی کو جان بوجھ سمجھ سوچ کر توڑ دیا وہ زیادہ مار کھاویگا اور جسنے اپنے مالک کی مرضی کو نہ جانا اور مار کھانے کا کام کیا کم مار کھاویگا کسی کی طرفداری نہیں ہوگی +

الہام کے دو حصے ہیں۔ حصہ اوّل تقریری الہام ہی اور حصہ دوم میں تحریری الہام مندرج ہی۔ حصہ اوّل تقریری الہام باغ عدن میں فوراً گناہ کے وقوع کے بعد شروع ہوا اور اُسکا اجرا موسیٰ کے زمانہ تک پایا گیا۔ حصہ دوم یعنی تحریری الہام کا شروع موسیٰ سے ہوا اور اسکا اجرا ملاکی تک رہا۔ مقدس انجیل کو اگر حصہ سوم قرار دیں تو بیجا نہ ہوگا۔ اس حال میں حصہ سوم یعنی انجیل شریف کا شروع متی سے ہوا اور اجرا اسکا یوحنا انجیلی تک رہا۔ لیکن اگر مقدس انجیل کو پہلے دونوں حصوں یعنی تقریری اور تحریری کا تکملہ اور کامل کرنیوالی اور اصل اور پورا کرنیوالی کہیں تو بھی بیجا نہیں کیونکہ تقریری اور تحریری الہام کی علت غائی اور پیغام اعظم خداوند عیسیٰ مسیح کی موت و کفارہ و قیامت و سفارش و وکالت و شفاعت ہی اور یہہ سب باتیں انجیل میں مرقوم ہیں۔ ان تینوں حصوں میں پوری پوری موافقت موجود۔ وہ مخصوص اشخاص جنکو الہام یعنی خدا کی مرضی کا کشف بخشا گیا انبیا و رُسل و پیغمبر کے لقب سے ملقب ہوئے +

حصہ اوّل یعنی تقریری الہام کی حفاظت و سپردگی مندرجہ ذیل اشخاص کو بخشی گئی تھی۔ آدم۔ ہابل۔ سیت۔ حنوق۔ نوح۔ سام۔ ابراہام۔ اضحاق۔ یعقوب۔ یہوداہ +

حصہ دوم یعنی تحریری الہام جو موسیٰ نبی سے ملاکی پیغمبر تک ہی اور جسمیں توراۃ اور زبور اور انبیا کے صحایف وغیرہ شامل ہیں مختلف انبیا کے وسیلہ اور مختلف جگہوں اور زمانوں میں تیار ہوکر یہودی قوم میں کاہنوں اور لاویوں کی حفاظت اور سپردگی میں رکھا گیا اور قوم یہود کے دینی و دنیوی قوانین کی کتاب ٹھہرائی گئی +

حصہ سیوم یعنی چاروں انجیلیں اور رُسل کے اعمال اور خطوط بنام مختلف مسیحی کلیسیان و جماعتان و مکاشفہ یوحنا رسول بھی علیحدہ علیحدہ رُسل کے ہاتھ سے اور

مختلف مکان و زمان میں تیار ہو کر مسیحی کلیسیاؤں کے سپرد کئے گئے اور نبوت اور رویت پر مہر کی گئی کہ بے نقص اور راست الہام کامل ہو گیا اور محتاج نہ رہا کہ اُسمیں کچھ بڑھایا یا کم کیا جاوے کیونکہ جو تورات اور انبیا کے مضامین کی غایت اور علت غائی اور پیغام اعظم تھا جہان میں آکر اُس اتنی بڑی نجات کی نسبت سب کچھ کر گیا - اب جو کچھ گنہگار انسان کے لئے ضرور ہی اُس کامل الہام میں موجود ہی جو چاہے اُس سے فیضیاب ہو سکتا ہی خدا نے گنہگار انسان پر رحم کر کے محبت سے متحرک ہو کر جو کچھ ہو سکتا تھا اور جو کچھ اُسکی پاک ذات کے مناسب و موافق تھا کر دیا ہی اب انسان کا کام ہی کہ اپنی آنکھیں کھولے اور حق اور ناحق میں تمیز کرے اور اُسکی مرضی کے کشف سے فائدہ اُٹھاوے اگر وہ غافل رہیگا اُس کا خون اُسی کی گردن پر رہیگا اگر وہ الہام کامل کو نہ سُنیگا اور نہ قبول کریگا ہم جانتے ہیں کہ اگر کوئی مردہ قبر سے نکلکر یا فرشتہ آسمان پر سے اُتر کر گواہی دیوے تو اُسکی بھی نہ مانیگا پس قصور خدا کا نہیں البتہ بیشک گنہگار کا اپنا قصور ہی کہ وہ ہمیشہ کے عذاب میں جاتا ہی *

(باقی آئندہ)

راقم (پادری) سی اوپل - از فیروزپور

جواب طلب

پاسٹر کے ہونے کلیسیا کو کیا ضرورت ہی جس حال میں کہ پادری موجود ہی ؟ *

پادری اور پاسٹر میں کیا فرق ہی اور پاسٹر سے وہ کونسی باتیں اور فوائد کلیسیا کو پہنچتے ہیں جو پادری سے نہیں پہنچ سکتے ؟ *

راقم ایک مسیحی مستفسر از گجرانوالہ -

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم

مضمون ذیل درج اخبار فرما کے ممنون فرمائیں -

اشتہار مسیحی میلہ موضع کوٹلی باجوہ متصل نارووال

یہہ وہی میلہ ہی جو سال گذشتہ میں بھی ہوا تھا - اس میلہ کو جاری ہوئے یہہ تیسرا سال ہو گا *

۲۰ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء کو قبل از دوپہر سب صاحبان جو نارووال سے دور کے رہنے ہیں تشریف لاویں - اُسی تاریخ شام کو بندگی ہو گی - حلقہ کوٹلی کے لوگوں کا بپتسمہ ہو گا بعد بپتسمہ کے پادری ایچ اِی پرکنس صاحب وعظ کرینگے - پھر کلیسیا کوٹلی کے بچوں اور بیواؤں کو انعام تقسیم ہو گا *

۲۱ تاریخ نومبر صبح سے میلہ شروع ہو اول نماز ہو گی "۱ بجے سے کرکٹ ہو گا - بعد اسکے چھنج یعنی کشتیاں ہونگی - پھر عیسائی بچوں اور مشن سکولوں کے لڑکوں کو ہمارے ایک معزز صاحب کے ہاتھ سے انعام تقسیم ہو گا قریب ۳ بجے دن کے چند منادا اپنے اپنے کام کا بیان کرینگے - پھر کھانا ہو گا اور نماز ہو گی اسوقت ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب بہادر نصیحت کرینگے - مہربانی فرما کے جو صاحب تشریف لائینگے اپنے اپنے دورہ کے مقامات کی تاریخیں نارووال کے قریب قریب مقرر فرماویں اور ہر ایک جگہہ کے منادو مسیحی بھائی جو تشریف لا سکیں ضرور تشریف لاویں اور میلہ کو رونق بخشیں *

اس سے غرض صرف یہہ ہی کہ ہمارے گرد نواح کے علاقوں میں مسیحی روشنی چمکے اور جسمانی اور نفسانی میلے جنمیں طرح طرح کے گندے گیت اور تن من کی بُری خواہشوں کو پورا کرنا لوگ اپنی خوشی کا کمال سمجھتے ہیں اُن سے لوگ باز آویں اور خصوصًا مسیحی لوگ ایسے میلوں سے علیحدہ ہو جاویں - اور کلیسیا رسے لوگ ایسے میلے قایم کریں جسمیں خدا وند کے جلال کا جھنڈا بلند ہو *

المشتہر

بندہ عظیم خان خلف منشی بخش اللہ خان بخشی کارکن ہو زیر نگرانی پادری لارنس صاحب مشنری نارووال

منقولات

معاملات افغانستان

انگریزی اخباروں میں آج کل اُس خط و کتابت کا چرچا ہو رہا ہی جو حضور وایسرائے اور امیر عبدالرحمن خان سے ہوئی ہی جس زمانہ میں کہ امیر کابل سے ترکستانی دورہ کی غرض سے اُس وقت روانہ ہوئے تھے جبکہ ایک مشن گورنمنٹ ہند کی جانب سے اُنکے پاس جانیوالی تھی تو یہہ کہا جاتا تھا کہ سرحد پر پہنچکر امیر روسی جنرلوں سے سازش نہ کریں - اب کہ امیر کابل میں واپس آئے ہیں تو اور شگوفہ کھلا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ امیر کا وہ دوستانہ برتاؤ گورنمنٹ انگریزی سے نہیں رہا ہی جو سابق میں بیان کیا جاتا تھا - اگرچہ انگریزی اخباروں میں مذکورہ خط و کتابت کا پورا پورا سلسلہ طبع نہیں ہوا ہی مگر جن الفاظ کا اقتباس درج ہی اُسکی تکذیب بھی ہندوستان کے فارن آفس نے نہیں کی اور نہ اُس روسی اخبار کی تکذیب ہوئی ہی جنے حال میں یہہ خبر لکھی تھی کہ امیر روس میں ایک سفارت روانہ کرنا چاہتے ہیں کہ روس سے تجارتی عہدنامہ کریں - ان سب باتوں سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ امیر کا ترکستانی دورہ اور افغانی

ترکستان میں قیام پولٹیکل شک وشبہ سے خالی نہ تھا - بیان کیا جاتا ہے کہ اسحاق خان گورنر بلخ کی بغاوت کے زمانہ میں بہت سے منحرف سرداروں وغیرہ کو امیر کی فوج نے قید کر لیا تھا وہ امیر صاحب کے حکم سے ایسی بیدردی سے قتل کئے گئے کہ اُنکے قتل کا حال سنکر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں انگلش گورنمنٹ کا انصاف اور رحم تمام دنیا میں مشہور ہے بھلا وہ اس ظلم کو سنکر کب خاموش رہ سکتی تھی فوراً حضور والیسرائے نے امیر کو بذریعہ ایک تحریر کے اطلاع دی کہ جس ظلم وجبر سے قیدیوں کا قتل عمل میں آیا ہے وہ انسانی رحم سے بالکل بعید ہے اور آپ کے ایسا کرنے سے انگلش گورنمنٹ پر الزام عاید ہوتا ہے کہ اُنکی حمایت کے سایہ میں امیر یہہ ظلم کرتے ہیں اور وہ کچھ نہیں کہتی - امیر نے اسکا جواب عجیب الفاظ میں دیا ہے جسکا یہہ مفہوم ہے کہ حضور والیسرائے اس ملک میں سکونت پذیر نہیں ہیں وہ یہاں سے بعید ملک میں حکمران ہیں اُنکو اس ملک کی حالت کیا معلوم ہو سکتی ہے - وہ کہتے ہیں کہ میں نے جو کچھ کیا وہ ملک کی حالت کے مطابق کیا اور اُنہوں نے یہہ بھی لکھا ہے کہ برٹش گورنمنٹ اور روسیوں کے انتظامی حالات سے میں نے مقابلہ کیا ہے اُس سے میں روسیوں کے انتظام کو ترجیح دیتا ہوں - اس خشک جواب پر اور اس کلمہ پر کہ روسیوں کو میں ترجیح دیتا ہوں انگریزی اخبار حیرت ظاہر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ یہہ وہی امیر ہیں جو کروڑہا روپیہ گورنمنٹ سے حاصل کر چکے ہیں - پہلے وہ روسیوں پر برٹش گورنمنٹ کو ترجیح دیا کرتے تھے اور اب قضیہ برعکس ہے اسکا کیا سبب ہے - امیر قندھار ریلوے اور ژوب کے معاملہ سے بھی رنجیدہ معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اسی خط وکتابت کے خلاصہ میں یہہ بھی ذکر ہے کہ امیر نے اول مقام چمن کو افغانستان میں قرار دیا تھا - جب اُنکو نقشہ دکھایا گیا اور کہا گیا کہ چمن دس میل افغانی حدود سے باہر ہے تو انہوں نے کہا کہ خیر اب اسی مقام پر ریل ختم کرنا چاہئے - درہ ژوب پر برٹش اقتدار کا قایم ہونا اُنکے رنج کا باعث ہے - انہوں نے اسکی نسبت بھی لکھا ہے کہ یہہ اقتدار کیا قایم ہوا ہے قندھار کیجانب ذرق مارنے کا ارادہ کیا گیا ہے - اس تمام تحریر سے ناظرین اخبار سمجھ سکتے ہیں کہ امیر کیسے شکی مزاج ہیں اور برٹش گورنمنٹ اور اُنمیں کیسا تعلق ہے - برٹش گورنمنٹ اُنکو نیک صلاح دیتی ہے اور اُنکی امارت اور اُنکے ملک کے قایم رکھنے کیواسطے سرحدوں کو مضبوط کر رہی ہے اور وہ ایسے سیماب صفت ہیں کہ اُنکی طبیعت کو قرار ہی نہیں ہے کسی بات کو اچھا نہیں سمجھتے - ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور اب بھی لکھتے ہیں کہ افغانستان اور امیر کیحالت اب ایسی ہو گئی ہے کہ بغیر مشن روانہ کئے یہہ پولٹیکل پہیلی کسی کے بوجھ میں نہ آئیگی - اسکے علاوہ اخباروں میں یہہ بھی ذکر ہے کہ علی خان نوف گورنر مرو سے معزول کیا ہوا ہے وہ شاید ترکمانی لباس میں افغانی سرحد پر خفیہ کاروائی کر رہا ہے پھر لکھنے والا لکھتا ہے کہ علی خان نوف ہو یا کوئی اور مگر ایک روسی ترکمانوں کے بھیس میں سرحد افغان پر ہے اور روسیوں نے افغان پالیسی کو فارن آفس روس سے منتقل کر کے وار آفس یعنی جنگی محکمہ کے متعلق کر دیا ہے جس سے کہ پھر روس گویا از سر نو چھیڑ چھاڑ کرنے پر آمادہ ہو رہا ہے +

از کوہ نور لاہور

واقعات اور رائیں

انگلستان وجرمن کے مابین جو فیصلہ مسئلہ زنجبار کی نسبت ہوا ہے روس اُسپر سخت ناراضی وخفگی ظاہر کر رہا ہے - ایک روسی اخبار نے ایک زبردست آرٹیکل لکھ کر اپنی گورنمنٹ کو توجہہ دلائی ہے کہ انگلستان وجرمن کے اس نئے معاہدہ سے روس کو کیا کیا خطرات پیدا ہو گئے ہیں - لہذا گورنمنٹ روس کا فرض ہے کہ وہ افغانستان کے گرد وجوار میں اپنی فوج جمع کر کے انگلستان کو ذرا جگا دے تاکہ وہ آئندہ کو محتاط رہے +

امیر الاخبار میرٹھ مطبوعہ ۲۴ جولائی میں سید راحت حسین غازیپوری لکھتے ہیں کہ حنفی مذہب والوں کو مژدہ ہو کہ کورٹ الہ آباد سے فیصلہ ہو گیا ہے کہ جو لوگ مسجدوں میں جاکر آمین با آواز بلند کہتے ہیں مطابق دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہونگے (**نور افشاں**) ہم نہیں جانتے کہ آج کل مسلمان لوگ ایسی باتوں پر کیوں تکرار کرتے ہیں کہ جنکو سنکر اہل علم ودانش ہنستے ہیں - آمین لفظ دعا کے آخر میں اگر صدق دلی کے ساتھ کہا جائے تو خواہ آہستہ ہو یا با آواز اسمیں حرج ہی کیا ہے مگر بات یہہ ہے کہ فرقہ بندی کی حرارت اور تعصب ایسا کرنے پر انہیں مجبور کرتی ہے - مسیحی اپنے عبادت خانوں میں دعا کے خاتمہ پر یہہ لفظ کوئی آہستہ اور کوئی با آواز بلند کہتا ہے تاہم ایسی بات پر اُنمیں کوئی تکرار کا خیال تک نہیں پایا جاتا معلوم نہیں کہ محمدیوں میں ایسی فساد انگیز طبیعت کس لئے ہے اور جب آپس میں یہہ حال ہے تا بدیگراں چہ رسد +

آریہ پترکا میں ایک آریہ سماجی لکھتے ہیں - کہ "یہہ لفظ 'ہندو' (جیسا کہ مستعمل ہے) نہایت وسیع معنی رکھتا ہے اور بہت سے مختلف فرقوں کو شامل کئے ہوئے ہے - قریباً کل اصلی باشندے اس ملک کے 'ہندو' کہلاتے ہیں - وہ نہیں چاہتے کہ کوئی اُنکو غیر ہندو کہے - بس یہہ نہایت غیر مناسب اور خلاف تہذیب ہے کہ کوئی آریہ سماجیوں کو 'غیر ہندو' کہے - آجکل لفظ 'آریہ' 'پوپ' 'نمستے' کا بعض لوگ ایسی بُری طرح استعمال کرتے ہیں کہ بجائے اسکے کہ ملک میں آریہ سماجوں کے قیام سے اتفاق کی خوشبو ہو شائستگی اور اصلاح پھیلے اُلٹی پراگندگی پھیل رہی ہے - یہہ الفاظ برعکس معنوں میں رواج پاتے نظر آتے ہیں -

صرف زبانی "اریہ" "نمستے" کہنے سے کچھ نہ ہوگا تاوقتیکہ ہم اپنے اعمال درست نہ کرینگے۔" (نورافشان) اولاً دیانندیوں نے غالباً جیسا کہ ایڈیٹر راجپوتانہ گزٹ نے لکھا ہندوؤں اور مسلمانوں میں فرق و عداوت بڑہانے کے لئے ہندو کے معنی غلام چور کالا وغیرہ بتلا کے اس نام سے کہلانے جانیکو نہایت بُرا سمجھا مگر غنیمت ہو کہ رفتہ رفتہ وے اِن باتوں کی اصلاح کرنے لگے ہیں جو ابتدا میں بغیر تجربہ اُنپر حد سے زیادہ تحریر و تقریر کر کے بھلا یا بُرا ٹھہرایا امید ہو کہ اسی طرح وے آیندہ کو بہت سی ناقص تعلیموں کو جو آج اُنہیں پسندیدہ ہیں ترک کرینگے- اور بہت سی عمدہ باتوں کو جنہیں وے فی الحال بُری سمجھتے ہیں قبول کرینگے +

ممالک متحدہ امریکہ میں ساٹھ برس قبل ریل کی سڑک کا نام و نشان نہ تھا اور اُنمیں ایک کروڑ بیس لاکھ آبادی تھی- اسوقت وہاں ایک لاکھ ۵۰ ہزار میل ریلوے کھلی ہوئی ہو اور آبادی میں چھ کروڑ تک ترقی ہوئی ہو- ساٹھ برس قبل وہاں کی مجموعی دولت ایک ارب ڈالر تھی (ایک ڈالر سوا دو روپیہ کے برابر ہوتا ہو) اسوقت وہاں کی دولت کا تخمینہ ۵۶- ارب ڈالر کیا گیا ہو- پچھلے سال وہاں ۴۷ کروڑ ۵۰ لاکھ آدمیوں نے ریل کا سفر کیا اور ۱۴- ارب ۸۰ کروڑ من مال ایک جگہہ سے دوسری جگہہ کو روانہ کیا گیا +

بمبئی کے وکٹوریہ تھیٹر کمپنی کے ایکٹروں و منتظموں پر دو سو پچاس روپیہ جرمانہ اِس علت میں ہوا کہ تھیٹر میں فحش گیت ایک ناٹک میں گائے اور فحش اشاروں اور کنایوں سے مضمون ادا کیا- ہندوستان کے تھیٹروں کی بہت کچھ اصلاح ہونی چاہئے قبل اسکے کہ وہ اس قابل ہوں کہ ملک کو کچھ فائدہ پہنچائیں +

مظفرپور میں برہمو سماج کے ایک مشنری نے دو نوجوانوں کو بلا رضامندی اُنکے رشتہ داروں کے برہمو بنا لیا- اسکا انتقام رشتہ داروں نے اِس طور سے لیا کہ مشنری مذکور کو ایک خالی مکان میں لے گئے اور اُسکے گلے میں جوتیوں کا ہار پہنایا- اور ایک گال چونے سے اور دوسرا سیاہی سے رنگ کر مکان کے باہر نکال دیا +

راجپوتانہ گزٹ لکھتا ہو کہ اجمیر شہر کے نئے بازار میں بارش کا جوا شب و روز بڑی دھوم دھام سے ہوتا رہتا ہو- جوا کھیلنے والے قمار بازی تو گھر ہی میں کرتے ہیں الّا رات دن سرکاری سڑک میں اسقدر ہجوم رکھتے ہیں کہ لوگوں کو راستہ چلنا دشوار ہو جاتا ہو- یہہ لوگ دھڑے سے بارش کا جوا کھیلتے ہیں جس میں ہزاروں آدمی تباہ ہو جاتے ہیں مگر انسے کوئی انکھ ہی نہیں ملاتا- ہم نے ایک مرتبہ اس آسمانی جوئے کی نسبت کسی اخبار میں ایک آرٹیکل دیکھا تھا- جسمیں اُسکے مضر نتایج و قبوحات کا مدلل ذکر تھا اور راقم آرٹیکل نے گورنمنٹ کو اس جانب توجہ فرمانیکی درخواست کی تھی مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہو +

اجمیر ریل گھر (ورکشاپ) میں ایک یورپین ملازم مال والی مشین میں پھنس کر پرزہ پرزہ ہو گیا- یہہ مشین ریل گھر میں گھمانے سے چل پڑی- صاحب بہادر پھنس گئے بہتیرا نکلنا چاہا مگر قضا کے پکڑنے نہ چھوڑا +

پونا میں جن دو مارواڑیوں نے پچھلے دنوں دو بچوں کو بطمع زیور مار ڈالا تھا اجلاس سشن جج سے مجرم قرار پاکر قصاص کے سزاوار ہوئے- مجرم ہائیکورٹ میں اپیل کرنا چاہتے ہیں +

پروپرائیٹر و ایڈیٹر اخبار دہلی پنچ و ملکی سپاہی پر جو مقدمہ فیروزپور میں حضور راجہ صاحب بہادر فریدکوٹ کے ٹیکا صاحب بہادر نے دائر فرمایا تھا اُسکی نسبت عدالت مجسٹریٹی سے ۹ ماہ حال کو آخری فیصلہ ہو گیا- ملزم یعنی منشی فضل الدین کو دو ہفتہ کی قید اور دس روپیہ جرمانہ ہوئے- قبل اسکے حضور راجہ صاحب بہادر کیطرف سے جو استغاثہ لاہور میں دائر ہوا تھا اُسکے نتیجہ سے ہمارے ناظرین اخبار واقف ہیں کہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ اڈیٹر اخبار دہلی پنچ کے مالک پر ہوا تھا- مجرم نے جناب ٹیکا صاحب بہادر سے بھی حسب الحکم عدالت معافی مانگی تھی اور مثل سابق کے اقبال جرم کیا تھا مگر معافی منظور نہیں ہوئی اور کیونکر منظور ہوتی جبکہ مجرم نے اپنی حیثیت سے بڑھکر ایسے جلیل القدر والی ملک کی نسبت الفاظ ذلیل چھاپ کر مشتہر کئے تھے- پس حضور راجہ صاحب بہادر اور ٹیکا صاحب بہادر اس حالت میں کیونکر ازراہ مہربانہ ترحم معاف فرماتے اِن سزاؤں سے ہمارے ناظرین اخبار بادی النظر میں یہہ نتیجہ پیدا کرینگے کہ اخبار دہلی پنچ نے جو کچھ لکھا تھا اُسکی بالکل اصلیت نہ تھی خود ہی بے اصل واقعات گھڑلئے تھے اور خود ہی اُنپر رائے مشتہر کی تھیں جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ انکو علاوہ مالی زیر باریوں کے جسمانی سزا بھی بھگتنا پڑی اِس مقدمہ سے اُن اخبار نویسوں کو عبرت حاصل کرنا چاہئے جنہوں نے یہہ شیوہ اختیار کر رکھا ہو کہ رئیسوں کو دھمکا کر اُنسے روپیہ حاصل کرنیکی کوشش کی جاتی ہو- اور اگر اُنہوں نے نہ دیا تو اُنکے ذاتی معاملات پر حملے شروع کر دیتے ہیں +

امریکہ جنوبی میکسیکو واقع امریکہ شمالی کے ایک ایسے گھنے جنگل میں کہ جس میں آدمی کا گذر مشکل سے ہو سکتا ہی ایک ویران اور منہدم شہر کا پتہ لگا ہو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے زمانہ کے لوگوں نے بھی کہانتک ترقی کی تھی اور وہ پھر ایسے مفقود ہوئے کہ اَب اُنمیں سے ایک کا بھی صفحہ ہستی میں پتہ نہیں ملتا معلوم ہوتا ہی کہ اس شہر کا بہت بڑا رقبہ تھا ابھی تک اسمیں ایسے ایسے عمدہ مکانات موجود ہیں کہ معلوم ہوتا ہی کہ بس کل ہی بنکر تیار ہوئے ہیں اور اس سے صاف ظاہر ہو کہ اسکے باشندوں کو فن

تعمیر میں کیا کچھ وستگاہ حاصل تھی اُس شہر میں ایک پختہ سڑک کا بھی پتہ لگا ہی جو شہر کے ایک بڑے دروازہ سے کئی میل کے جنگل میں چلی گئی ہی +

مدراس کے لوگ عورتوں کو برہما میں بیجاتے ہیں اور وہاں فروخت کرتے ہیں چنانچہ ایک شخص اپنی عورت کو اس بہانہ سے رنگون لے گیا کہ چل تجھے تیرے رشتہ داروں سے ملا لاؤں اور وہاں جا کر ۹۰ روپیہ کو فروخت کیا اب وہ گرفتار ہو گیا ہی۔ علاوہ عورتوں کے لڑکی بھی برہما میں بہت فروخت ہوتے ہیں اور پولیس نے ۱۴ لڑکی فروخت ہونے سے بچائے۔ کل ۴۰ فروخت ہونے لگے تھے منجملہ اُنکے ۱۴ تو بچگئے اور باقی فروخت ہوگئے قیمت بہت کم ملتی ہی چنانچہ بیس بیس تیس تیس روپیہ کو فروخت ہوتے ہیں +

مسٹر وار برٹن صاحب کے معاملہ میں ہمارے ہمعصروں یعنی سول وملٹری گزٹ اور ٹربیون میں ابھی تک نوک جھوک چلی جاتی ہی۔ اگر سول وملٹری گزٹ نے واربرٹن فنڈ کا ٹھیکہ لیا ہو تو ٹربیون نے بھی ایک ڈیفنس فنڈ قایم کیا ہی۔ دونوں میں روپیہ برابر جمع ہو رہا ہی۔ ۹ ماہ حال کے سول میں ایک آرٹیکل درج ہی جس میں یہہ ظاہر کیا گیا ہی کہ ٹربیون نے مسٹر واربرٹن سے کیوں چھیڑ چھاڑ شروع کی تھی۔ اس آرٹیکل میں لکھا ہی کہ ٹربیون نیشنل کانگریس کا حامی تھا۔ اور مسٹر واربرٹن کانگریس کو دوسری نظر سے دیکھتے تھے گویا ٹربیون کے حملے کانگریس کی وجہ سے تھے۔ ہمارے ہمعصر سول وملٹری گزٹ نے پہلا سبب یہی قرار دیا ہی۔ پھر وہ ثابت کرتے ہیں کہ اس حملہ کا عام پولیس پر اثر ہوگیا اسکے بعد قرضہ پر ٹربیون نے بحث شروع کردی پھر مسٹر واربرٹن کے پرائیوٹ معاملات کی نسبت نکتہ چینی کی گئی۔ پھر اسی پر اکتفا نہ کیا جب مسٹر واربرٹن کو نالش کی اجازت ہوگئی اور اُنہوں نے مسٹر گولڈز بری وغیرہ کو اپنا وکیل کیا تو ٹربیون نے لکھدیا کہ گولڈز بری صاحب نے مسٹر واربرٹن سے کہدیا کہ تمہارے مقدمہ کو میں نہیں لیتا اسکی کوئی ٹانگ نہیں ہی۔ اب مسٹر گولڈز بری نے سول میں چھٹی چھپوائی ہی وہ ٹربیون سے دریافت کرتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں کہا کہ واربرٹن کے مقدمہ کی ٹانگ نہیں ہی۔ جنے آپکو یہہ خبر پہنچائی ہو اُسکا نام بتاؤ۔ اخبار ٹربیون سول کے اس قسم کے مضامین کی تردید میں مشغول ہی۔ غرضکہ میدان صاف ہو رہا ہی دیکھئے کیا ہوتا ہی +

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

سینٹ پیٹرزبرگ ہزارہا یہودی جدید قانون کے باعث ملک چھوڑ کر برازیل اور الجیریا کو جا رہے ہیں +

ولایت سے دو لیڈی ڈاکٹر متعلق ڈفرن فنڈ آگئی ہیں انمیں سے ایک لاہور الجین ہسپتال میں کام کریگی اور دوسری لیڈی رنگون کو جائیگی +

ایک انگریزی اخبار لکھتا ہی کہ روس علاقہ تبت میں دخل پانے کی بڑی کوشش کر رہا ہی۔ اس امر سے اسپین کو خدشہ پیدا ہوا ہی +

ارمینیا کی ایک لیڈی نے پیرس دار السلطنت فرانس میں ایل۔ ایل ڈگری کا اعلیٰ درجہ حاصل کیا +

مسٹر سٹنلی مشہور سیاح معہ اپنی میم صاحبہ کے پھر افریکہ کو فواید دنیا کے لئے ایک نئے مشن پر جانیوالے ہیں۔ سیاحت افریکہ سے اُنکا مسیحی ایمان زیادہ مستقل ہوگیا ہی +

زنجبار میں سلطان کے تازہ اشتہار بردہ فروشی کی توہین کی گئی۔ لوگوں نے اُسکو پھاڑ ڈالا اور جلا دیا +

شاہ فارس کیطرف سے تمام رعایا میں اعلان کیا گیا ہی کہ شیعہ لوگ سنیوں پر ہرگز ظلم وتعدی نہ کیا کریں

مکہ اور جدہ میں ۱۲۔ اگست کو ہیضہ سے ۱۲۵۰ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ حاجیوں میں سے امسال بہت لوگ لقمہ اجل ہوئے +

امیر کابل اپنے ملک میں ریل جاری ہونے کے سخت مخالف ہیں اسلئے مقام چمن پر جو افغانی حدود سے دس میل باہر ہی سلسلہ ریل ختم ہوگا +

ہندوستان کی افواج گورہ میں سے فی سال ۹۹ نفر پاگل ہو کر ولایت کو واپس بھیجے جاتے ہیں ہندوستان کا موسم اِن لوگوں کے لئے حد سے زیادہ گرم ہی +

معلوم ہوا ہی کہ بدمعاش لوگ ریلوے مسافروں کو سمیات کی قسم کے چیزیں کھلا کر بیہوش کر دیتے یا ہلاک کر ڈالتے اور اُنکا مال لوٹ لے جاتے ہیں۔ محکمہ انسداد ٹھگی و ڈکیتی کو توجہ دلائی جاتی ہی کہ اس کا انتظام کریں +

صوبہ بمبئی میں منجانب گورنمنٹ یہہ حکم جاری ہوا ہی کہ انگریزی عدالت کا ڈگریدار ریاستوں میں بھی مدیون سے ڈگری اُسیطرح وصول کرسکتا ہی جسطرح انگریزی عملداری میں +

شملہ میں مکتی فوج کی دو لیڈیوں نے ٹون ہال میں انگریزی لباس کی مذمت کی اور انگریزی عیش و عشرت میں خدا کو بھول جانے کے باب میں ایک دلچسپ لکچر دیا +

کلکتہ میں راو حارانی کے مندر کے ایک پوجاری مسمی رامیشور گنگولی نے سالگرام کی ایک مورت معہ ایک طلائی جنیؤ اور ایک جوڑی بالیوں کے چرائی۔ اور تین مہینے قید کا سزایاب ہوا +

مسٹر واربرٹن کی امداد کے واسطے جو فنڈ جمع ہوا ہی اُسکی تعداد اسوقت تک ۴۴۱۲ روپیہ ہی۔ صاحب

موصوف کو استغاثہ کی پیروی کے لئے دو ماہ کی رخصت ملی ہی +

نامہ نگار بھگواڑہ سے لکھتے ہیں کہ ۳۰ جولائی کو ایک شخص جو انبالہ سے امرتسر کو جانیوالا تھا ریل میں مرگیا یہاں کے اسٹیشن کے ملازموں نے اسکو مردہ پاکر اوتار لیا +

بنگلور میں پرائیوٹ نکلس جسنے اپنی بیوی کو ہلاک کیا تھا پھانسی دیا گیا۔ پھانسی پر اُسنے کہا کہ میں بے قصور ہوں +

بلگاؤں میں ہندو مسلمانوں میں فساد ہوگیا۔ تین آدمی مارے گئے۔ ہندو اور مسلمان دونوں بھائی اور چولی دامن کا ساتھ مشہور ہی۔ تو بھی یہہ حال ہی +

دہلی میں قطب صاحب کا سالانہ میلہ جو ۱۱ و ۱۲ ماہ حال کو ہونے والا تھا وہ مہرولی میں ہیضے کے نمودار ہونے سے رُک گیا +

اَب کی مردم شماری کے نقشوں میں ایک خانہ زاید کیا گیا ہی جس سے معلوم ہوگا کہ کون آدمی اپنی کمائی سے گذارہ کرتا اور کون سُستی اور کاہلی سے دوسروں کے بھروسہ پر زندگی بسر کرتا ہی +

آریہ درپن بنیوں کو صلاح دیتا ہی کہ مردم شماری فروری ۱۸۹۱ء میں اپنے کو بنیاں بقال کے بجائے ویش مہاجن لکھوائیں کیونکہ بنیاں لفظ حقارت آمیز ہی +

حضور وایسرائے اپنے دورہ کے ایام میں مختلف دیسی ریاستوں کی فوج اور مقامی کورزوں کا ملاحظہ فرمائینگے +

راولپنڈی میں ایک پٹھان ایک عورت کو قتل کرتا ہوا گرفتار ہوا۔ خنجر مارا اور ناک کاٹی تھی کہ اتنے میں پولیس نے گرفتار کرلیا +

لاہور میں شدّت بارش سے اکثر مکانات گرگئے اور کئی آدمی دب کر مرگئے۔ بارش کی خوفناک خبریں آجکل چاروں طرف سے آرہی ہیں +

کشمیر کی سڑک پر مابین چکوتی اور اوڑی ایک یکہ معہ یکہ بان اور امیر بخش پہلوان ملازم مہاراجہ جودھپور کے ایک عمیق غار میں گر پڑا۔ جنکی لاشیں بمشکل نکالی گئیں +

امرتسری ہمعصر سنگھ سہائے مسٹر واربرٹن سے یہاں تک جلا ہوا ہی کہ اُنکی تبدیلی سیالکوٹ کو بھی ناپسند کرتا اور چاہتا ہی کہ وہ جلاوطن کردیئے جائیں تو بہتر ہی۔ افسوس! افسوس! +

اودیپور میواڑ میں ہیضہ کا بڑا زور ہی۔ ۲۸ جولائی سے ۱۴- اگست تک ۴۸ آدمی اس بیماری سے ہلاک ہوئے۔ تعجب یہہ ہی کہ جوان زیادہ مرتے ہیں +

بوسٹن کی ڈوڈلی سٹریٹ بپٹسٹ کلیسیا نے اپنی طرف سے ایک مبشر افریقہ کو روانہ کیا ہی +

شمالی سمندر پر آٹھ مشن جہازیں چلتی ہیں۔ ہر جہاز میں عبادتخانہ اور شفاخانہ کا انتظام ہی +

ایک پادری صاحب اپنے تجربہ سے فرماتے ہیں کہ بالوں کی رسّی سے سانپ حذر کرتا ہی۔ اگر بالوں کی ایک لمبی رسّی مکان کے چوگرد ہو تو سانپ اندر نہیں آویگا +

مدراس کرسچین کالج میں ۴۲۲ طالب العلم ہیں جنمیں ۶۵ عیسائی طلبا ہیں +

فرانس میں آجکل کتّوں کو قواعد سکھائی جاتی ہی +

یونائیٹڈ سٹیٹس کی مردم شماری ہوچکی۔ ۶ کروڑ ۴۵ لاکھ کی آبادی ہی۔ دس برس کے عرصہ میں ایک کروڑ ۴۰ لاکھ آدمی بڑھے +

اگلے مہینہ میں امیر کابل کی آمد کے باعث اُن کا شاہی محل واقع جلال آباد آراستہ ہو رہا ہی +

مسٹر واربرٹن کا امدادی فنڈ اسوقت تک ۱۴۲۵ روپیہ آٹھ آنہ ہوگیا ہی +

اودھ و روہیلکھنڈ ریلوے پر کانپور کی راہ سے بجز گاڑیوں اور زندہ شاک کے پھر آمدورفت جاری ہوگئی ہی۔ افسروں کو اُمید ہی کہ اگر بارش ہوئی تو ایک ہفتہ میں لین درست ہوجائیگی +

امریکہ میں چاندی کے قانون پر ۱۳- اگست سے عملدرآمد ہوگا۔ جس سے سونا روپے زمین پر سستا ہوگیا یہہ کہو کہ چاندی مہنگی ہوگی +

ملک جرمن میں ناریل کا گھی بنایا جاتا ہی۔

دریائے گنگر میں بڑی بھاری طغیانی آئی راستہ خطرناک ہوگیا ہی +

کمیٹیاں شملہ میں محفوظ فوج ہند پر بحث کرنیکی غرض سے جمع ہونیوالی ہیں +

ایجوکیشنل کانگرس کا آئندہ اجلاس ماہ دسمبر میں الہ آباد ہوگا +

لکھنؤ کے سیر بھر خمیرہ تماکو پر لندن میں ۷۵ محصول لیا گیا +

بریلی اور ہشت نگر اسٹیشن کے درمیان ۴ جگہ سڑک ٹوٹی +

کلکتہ میں ایک شادی ہوئی دولہا کی عمر تیس برس کی اور دولہن کی عمر ۹ مہینے کی ہی +

سنا ہی کہ اٹک نوشہرہ کے درمیان لشکر قواعد نومبر میں جمع ہوگا ۱۴ روز قواعد ہوگی +

جلسہ تجارت بمبئی مدراس کانپور نے گورنمنٹ سے چاہا ہی کہ تار میں الفاظ کا نرخ ۲؍ مقرر کردیا جاوے اور پتہ پر جو فیس نہیں لیجاتی اسی حساب سے لی جایا کرے +

کانپور۔ کاٹن مل کمپنی کا ارادہ ہی کہ ایک شاخ ریلوے اتصال ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی کے مال گودام سے اپنے کارخانہ کو پر گنج تک تیار کرے +

تار کی خبریں

لنڈن ۱۲ - اگست انگلستان اور اسٹریلیا والوں میں جو کرکٹ میچ ہوا - اس میں مقدمتہ الذکر فتحیاب ہوئے *

میڈرڈ ۱۳ - اگست جو پیغامات تار یہاں آئے ہیں اُنسے واضح ہوا ہی کہ جزیرہ کیرولائن میں ہسپانیہ کے ۲۸ سپاہیوں کو دیسیوں نے مار ڈالا ہی *

اوڈیسہ ۹ - اگست ایک جدید روسی جہاز پر جب کہ امتحان ہو رہا تھا انجن کے پھوٹنے سے پرنس شکوف اور ۱۲ ملاح ہلاک ہوئے *

کلکتہ ۱۲ - اگست ہائیکورٹ نے ایک خاندان کے قاتلوں کی نسبت جو تولی گنج کا رہنے والا تھا - سزا بحال رکھی - ۳ کو پھانسی کی اور ۲ کو عبور دریائے شور کی سزا ہوئی *

مدراس ۱۳ - اگست کل مسٹر واٹسن سابق ریپورٹر بمبئی گزٹ و حال چیف ریپورٹر مدراس میل نے بحالت فتور دماغ اپنے آپ کو گولی سے ہلاک کیا *

کلکتہ ۱۲ - اگست ایک مقدمہ کے باعث جسمیں ایک نوجوان عورت اپنے خاوند کے حق زوجیت کی مزاحم ہو رہی ہی - جوش پھیل رہا ہی - عورت معاذی کا عذر پیش کرتی ہی - اور کہتی ہی کہ اسکے خاوند کے ساتھ گذشتہ رہایش کو دو سال گذر چکے ہیں - مگر اُسکا یہہ بیان صحیح نہیں معلوم ہوتا - کیونکہ ڈاکٹر نے اُسکے چھوٹے بیٹے کو دیکھ کر یہہ شہادت دی ہی کہ اسکی عمر ۱۵ ماہ سے زیادہ نہیں ہی *

کوئیٹہ ۱۲ - اگست یہاں بڑی بارش ہوئی اور بادل کی گرج اور تڑپ بہت ہی تھی - ریلوے لین کئی جگہہ سے ٹوٹ گئی ہی اور سلسلہ تار رُک گیا ہی - ضلع بھر میں جائیداد کا نقصان ہوا ہی - **تازہ پیغام** - کل رات یہاں پھر بارش ہوئی صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کو تار آیا ہی کہ ۵۰ میل سڑک خراب ہوگئی ہی جسکے درست ہونے تک کوئی مسافر یا تباہ ہونیوالا اسباب مڈگارج سے آگے نہیں جاسکتا *

کلکتہ ۱۲ - اگست ڈھاکہ میں غیر معمولی پانی پھیل گیا ہی - جسکے باعث کئی سڑکیں اور مکانوں کے احاطے ۳ انچہ پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں - ٹونگا کا آہنی پُل بہہ گیا ہی و یہائی کشتیوں میں پڑے ہیں اور ڈپٹی مجسٹریٹ مانک گنج کشتی میں کچہری کرتے ہیں *

گیا ریہ اور گوڑی مل مندروں کے ٹوٹ جانیسے سارن میں جل تھل ہوگیا ہی - چھپرا کا بھی یہی حال ہی - مصیبت کے مارے لوگ بے خانماں ہو رہے ہیں *

لنڈن ۱۳ - اگست لارڈ سپورنے اطلاع دی ہی کہ یہہ سُنا گیا تھا کہ روس سے یہودیوں کو نکالدینے کی نسبت شہنشاہی فرمان جاری ہوا ہی جس سے تشویش پھیل رہی تھی مگر وہ رُک گیا ہی - اسلئے اب ہم مشن ہوس میں ایسے آئین کے خلاف مجمع نہیں کرینگے *

الہ آباد ۱۳ - اگست لارڈ فرنکفورٹ جو اسوقت الہ آباد کے کمان افسر ہیں سرٹامس بیکر کی جگہہ راولپنڈی میں تعینات ہونگے *

کوئٹہ - ۱۲ - اگست گریٹ انڈین سرکس کے سپرنٹنڈنٹ کا مقدمہ جو ساتویں بمبئی لینسرز کے چند سواروں پر دایر ہوا اسلئے جنگی افسروں کے پاس منتقل کیا گیا ہی کہ کورٹ مارشل کی سزائیں جو سخت ہوا کرتی ہیں جُرم کیواسطے موزوں ہونگی *

لنڈن ۱۴ - اگست کل طول طویل نشستوں کے بعد ہوس آف کامنز نے سپلائی پر بحث ختم کی - پارلیمنٹ اگلے منگل کو ملتوی ہوگی *

رُوئداد جلسہ خاص ملتوی شُدہ - ۱۷ - مئی ۱۸۹۰ء میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ

لالہ راجیداس صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب سید منور علی صاحب لالہ سالگرام صاحب لالہ منشارام صاحب ساہوکار مسٹر ایچ وائیلی صاحب ممبران -

منعقدہ ۱۹ مئی ۱۸۹۰ء

نمبر ۱ رپورٹ مرتبہ سب کمیٹی صفائی بجواب اعتراضات و کوائف معاینہ صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب پڑھی گئی جو بذریعہ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۹۰ء موصول ہوئیں تھیں - حسب تفصیل ذیل تجویز ہوئی کہ (الف) بخدمت صاحب سنٹری کمشنر بہادر گذارش کیا جاوے کہ حسب ہدایت صاحب موصوف نسبت صفائی توجہ کی گئی اور لالہ رام جیداس کو اطلاع دیگئی کہ صحن احاطہ کو بہ تعین میعاد دو ماہ اونچا کرے اور داروغہ صفائی نگرانی رکھے اور اطلاع دیتا رہے اور نسبت امور متذکرہ رپورٹ حسب کمیٹی احکام جاری ہوں *

(ب) اسوقت کمیٹی کو دونوں یعنی ٹھیکہ و امانی انتظام عملی تجربہ حاصل ہی کہ جسکے رو سے انتظام موجودہ بہ نسبت انتظام مجوزہ کے بہ نظر صفائی و اخراجات ہر طرح سے فایدہ بخش اور قابل اطمینان ہی یہاں کے مقامی حالات ایسے ہیں کہ زمیندار لوگ کھات کوڑہ اس انتظام میں نہایت اچھی طرح سے اُٹھاتے ہیں اور کمیٹی کو بھی زیر باری نہیں ہوتی اور موسم برسات کیواسطے زمینداران کو بذریعہ اقرار نامہ جات واسطے صفائی کے ذمہ وار کیا جاتا ہی - پاخانجات کا انتظام پہلے ہی سے جیسا کہ صاحب کمشنر بہادر چاہتے ہیں امانی ہی اور بموجب ہدایات سابقہ کے غلاظت کو مٹی سے دبا کر ایک مدت کے بعد فروخت کیا جاتا ہی *

(باقی آئندہ)

اشتہار

واضح ہو کہ مجھ مشتہر کو میاں روڈا اور بوڑا پسران سنساری مل قوم منہاس سکنائے رائیکوٹ کا تخمیناً مادعہ روپیہ بطور قرض دینا ہی - اور کسی کا بروئے تمسک یا بلا تمسک ایک حبہ میرے ذمہ نہیں ہی - پس بوجہ خوف تنازعہ مذہبی نوٹس دیتا ہوں کہ اگر کوئی مہاجان ورئیسان قوم ہنود و اسلام باشندگان رائیکوٹ ولودیانہ وتحصیل جگرانوں ودیہات ضلع لودیانہ سے جو میرے ذمہ اپنا قرضہ سمجھتا ہو وہ - ۱۲- اکتوبر تک بذریعہ عدالت اپنا دعویٰ پیش کرے میں جوابدہی کرونگا - یہہ نوٹس میں بخوف اسکے کہ اہل ہنود رائیکوٹ وتحصیل جگرانوں بباعث قربانی گاؤ مجھسے عداوت رکھتے ہیں دیتا ہوں کہ کوئی جعلی قرضہ مجھہ پر مثل کالا سنگھہ کلال سکنہ رائیکوٹ کے بناکر نپے پاس نہ رکھے اگر کسی کے پاس کوئی کاغذ قرضہ کا میری نسبت ہو تو میعاد مذکورہ بالا کے اندر اندر پیش عدالت کرے -

المشتہر
نبی بخش عرف حافظ ولی محمد ساکن رائیکوٹ تحصیل جگرانوں
ضلع لودیانہ

ضرورت

مشن سکول کانگڑہ کے لئے دو اُستاد ایک انگلش سکنڈ ماسٹر مڈل سکول جسکی تنخواہ عسہ ؍ اور دوسرا جام مدرس ورنیکولر جسکی تنخواہ عہ ہوگی لیکن دونوں اُستاد سند یافتہ از سر رشتہ تعلیم ہوں ضرورت ہو ترقی کام دیکھنے پر ہوگی - بہت جلد درخواستیں پادری برج لال دت منیجر کے پاس آنی چاہئیں ٭

المشتہر پادری برج لال دت منیجر مشن سکول کانگڑہ

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام بیس سال سے جاری ہی - آج کل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک مبلغ ے (چھہ روپے) ہی اور بلا محصولڈاک مبلغ سے (تین روپے) یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے اسکے انتظام میں ترقی ہوگی - ایک "روزانہ اخبار عام" شایع ہوگا - اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (لعہ) ہوگی بلا محصولڈاک (ے) ایک "ہفتہ وار اخبار عام" ہوگا - جسمیں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (ے) ہوگی - بلا محصول (للعہ) ٭

یہہ اشتہار اس غرض سے دیا جاتا ہی کہ آج کل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا - اور آئندہ جس صاحب کو "ہفتہ وار اخبار عام" یا "روزانہ اخبار عام" میں سے جسکی خریداری کا منشا ہو اس سے مطلع فرماویں کہ اُنکا نام اُسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے ٭

راقم
مہتمم اخبار عام - لاہور

اشتہار

ہمکو مڈل کلاس سکول کے لئے ایک عیسائی سیکنڈ ماسٹر انگریزی کی ضرورت ہی جو زبان اُردو سے بھی واقفیت رکھتا ہو - تنخواہ پچیس روپیہ ماہوار ملیگی - اُمیدوار اپنی درخواست معہ سرٹیفکٹ پادری فرانسس اشکرافٹ صاحب کے پاس روانہ کریں ٭

المشتہر پادری فرانسس اشکرافٹ مشنری
الور - راجپوتانہ

ضرورت

ایک دیندار ہوشیار بائیبل ٹیچر کی جو اپر پرائمری کی جماعتوں تک بخوبی دینی تعلیم دے سکے تنخواہ بالفعل ۸ عہ روپیہ ماہوار ملیگی - عمدہ کام دکھلانے پر ترقی ہوگی درخواست معہ سندات کے مشتہر کے نام آنی چاہئیں ٭

ریورنڈ - اَن - سی - داس - بٹالہ

لودیانہ ہمارے لوکل نامہ نگار انتظام لیبریری کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ اخبارات دیکھنے کے اشتیاق میں گئے تو سب اخبارات پرانے رکھے ہوئے پائے - اور چاہتے ہیں کہ کمیٹی ایسا انتظام کرے کہ جب تازہ اخبار آجاویں تو پرانے اُٹھاکر اُنکی جگہہ تازہ اخبارات رکھدیئے جائیں تو بہتر اور مفید ہوگا ٭

چوری سے افیون بیچنے والے بنیوں کو اپیل کرنے پر قید معاف اور بجائے سو سو روپیہ جرمانہ کے بیس بیس روپیہ جرمانہ کا حکم ہوا ٭

مسمی امیراں بخش نے ایک بلی عنایت حسین کی مارڈالی مالک بلی نے نالش کی لیکن قبل اسکے کہ مقدمہ کا فیصلہ سرکاری طور پر ہو مدعا علیہ نے بیس روپیہ تاوان دیکر مدعی کا راضینامہ کر دیا ٭

انتظام محرم کے لئے سرکار کی طرف سے عام گذرگاہوں اور بازاروں میں اشتہارات چسپاں کئے گئے ہیں - اُمید ہی کہ جسطرح تیوہار بقرعید بخیریت گذرا محرم پر بھی کسیطرح کا فساد رونما نہ ہوگا ٭

بارش خاطرخواہ ہوگئی ہی مگر دن کو گرمی بشدت رہتی ہی - کسی وبائی مرض کی شہر میں شکایت نہیں سنی گئی ہمہ وجوہ خیریت ہی - رپورٹ پیدایش واموات دفتر میں پہنچی پیدایش ۵۵ - اموات ۲۵ ٭

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وایلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا ٭